

خطبة جمعة

بتاریخ 17 : صفر 1448ھ بمطابق 31 جولائی 2026ء

علاج الهموم والأحزان

رنج و غم کا علاج

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) [آل عمران: 102]، (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) [النساء: 1]، { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا } [الأحزاب: 70].

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمتوں سے نوازے، یاد رکھیے کہ یہ دنیا آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے۔ فکر و غم اس دنیا کی فطرت کا حصہ ہیں، جو بیماریوں، سختیوں، مصیبتوں اور رنج و الم کی صورت میں انسان کو پہنچتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ (البلد: 4)** ”بلاشبہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے۔“

یعنی وہ سختیوں میں رہتا ہے، ان کی صعوبتیں جھیلتا ہے اور ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اسی وجہ سے جنت کو دنیا پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایسا گھر ہے جس میں نہ کوئی فکر ہے اور نہ کوئی غم؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ (الحجر: 48)** ”نہ وہاں انہیں کوئی تھکن چھوئے گی اور نہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔“

اور اہل جنت کے دلوں کو ایک جملے سے بھی کوئی تکرر (رنج و ملال) نہیں پہنچے گا؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا (25) إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا** (الواقعة: 25، 26) ”وہ وہاں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گناہ کی بات، سوائے اس قول کے کہ سلام ہو، سلام ہو۔“

اے اللہ کے بندو! بیشک رنج و غم اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے راستے میں رکاوٹ ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہیں بھی غم کرنے کا حکم نہیں دیا، نہ اس کی تعریف کی ہے، اور نہ ہی غم مانگنے پر کوئی اجر و ثواب رکھا ہے؛ بلکہ کئی مقامات پر اس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلَا تَهْنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ** (آل عمران: 139) ”اور تم کمزور نہ پڑو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مؤمن ہو۔“

لہذا بندے پر واجب ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو فکر و غم کو دور کرنے کی سعی کرے، اور ان کے پیچھے نہ چلا کرے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ان سے پناہ مانگی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدِّينِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ** (رواہ البخاری من حدیث أنس رضی اللہ عنہ) ”اے اللہ! میں فکر اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

اور بندے کے لیے مستحب ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو فکر مند یا غمگین دیکھے، تو اس کی فکر اور غم کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اس سے ایسی باتیں کرے جو اس کی پریشانی کو دور کریں اور اس کے دل کو خوش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: **إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا** (التوبة: 40) ”جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **لَا قَوْلَ شَيْئًا يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** (رواہ البخاری ومسلم من حدیث عائشة رضی اللہ عنہا) ”میں ضرور کوئی ایسی بات کہوں گا جس سے نبی کریم ﷺ مسکرا اٹھیں گے۔“ (اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

برادرانِ اسلام! پریشانی اور غم سے نجات پانے کا ایک بہت بڑا سبب اللہ کے فیصلے اور تقدیر پر ایمان لانا ہے، اور اس بات پر پختہ یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کی قسمت میں جو لکھ دیا ہے، وہ لازماً پیش آکر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (22)** **لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (الحديد: 22، 23)** ”زمین میں یا خود تمہاری جانوں پر جو کوئی مصیبت بھی آتی ہے، وہ اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں، ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔ بیشک یہ کام اللہ پر بہت آسان ہے۔ تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس پر تم غم نہ کرو، اور جو کچھ وہ تمہیں عطا فرمائے اس پر اتراؤ نہیں۔ اور اللہ کسی بھی تکبر کرنے والے، فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔“

اور یہ ایمان نیک اعمال کے ساتھ جڑا ہوا ہونا چاہیے؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (النحل: 97)** ”جو شخص بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ان کے بہترین اعمال کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کریں گے۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **عَجَبًا لِمُؤْمِنٍ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ (رواهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)** ”مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مؤمن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے، اور یہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔“ (اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

رنج و غم سے نجات پانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انبیائے کرام اور صالحین کے نقش قدم پر چلا جائے، اور انہیں اپنے لیے رول ماڈل بنایا جائے؛ اس لیے کہ ان پر بھی کٹھن آزمائشیں آئیں، مگر انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ

کیا۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا أَمْثَلُ، فَيَبْتَلِي الرَّجُلَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ (رواه الترمذي وصححه الألباني) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء کی، پھر جو ان کے بعد مرتبے میں بہتر ہوں، پھر جو ان کے بعد بہتر ہوں۔ انسان کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے؛ اگر وہ اپنے دین میں پختہ ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کے دین کے مطابق ہی اس کی آزمائش ہوتی ہے۔ پھر آزمائش بندے کے ساتھ مسلسل رہتی ہے یہاں تک کہ اسے اس حال میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔“ (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

رنج و غم سے نجات پانے کے اسباب میں سے: مخلوق کی پریشانیوں کو دور کرنا اور ان کے ساتھ احسان و بھلائی کرنا بھی ہے؛ کیونکہ بدلہ عمل کی جنس ہی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسِّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحِيهِ” جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے اس کی پریشانی دور فرمائے گا، اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرمائے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور اللہ بندے کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔“

أَقُولُ مَا تَسْمَعُونَ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوا؛ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَهُ الْحَمْدُ الْحَسَنُ وَالْثَنَاءُ الْجَمِيلُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

حمد و ثنا کے بعد: رنج و غم سے نجات پانے کے عظیم ترین اسباب میں سے: دعا، عاجزی اور گریہ وزاری کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، اور اس ذات پاک کا کثرت سے ذکر کرنا ہے؛ کیونکہ جو شخص اس کی پناہ لیتا ہے وہ اسے کبھی نامراد نہیں لوٹاتا، وہ نہایت مہربان اور باریک بین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ قَلِيلًا مَا تَدْكُرُونَ (النمل: 62)** ”بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور (اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے، اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ (97)** **فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ (الحجر: 97، 98)** ”اور بلاشبہ ہم جانتے ہیں کہ جو باتیں وہ بناتے ہیں ان سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے؛ سو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیے۔“

اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسی عظیم دعا سکھائی ہے جس کا ہمیں رنج و غم کے نزول کے وقت اہتمام کرنا چاہیے؛ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَّتٌ بِهِ نَفْسِكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ اسْتَأْثَرْتُ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَتُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي، إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا (رواہ أحمد وصححه الألبانی)** ”جب بھی کسی شخص کو کوئی فکر یا غم

لاحق ہو اور وہ یہ کہے: 'اے اللہ! بیشک میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی (کی چوٹی) تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا ہی حکم جاری ہے، میرے حق میں تیرا فیصلہ سراسر عدل ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تیرا ہے، جس سے تو نے خود کو موسوم کیا، یا جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا اسے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا، (میں سوال کرتا ہوں) کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کو دور کرنے کا ذریعہ اور سبب بنا دے۔'

تو اللہ تعالیٰ اس کی فکر اور غم کو ضرور دور فرما دیتا ہے اور اس کی جگہ اسے کشادگی اور خوشی عطا کر دیتا ہے۔“
صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس دعا کو سیکھ نہ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **بَلَىٰ، يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَتَعَلَّمَهَا** کیوں نہیں! جو شخص اس دعا کو سنے اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ اسے سیکھ لے۔ (اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پریشانی اور بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ** ”عظیم اور بردبار اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عرش عظیم کے رب اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرش کریم کے رب اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے رنج و غم اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے، اور قرآن عظیم کو ہمارے دلوں کی بہار بنا دے۔ اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے نبی محمد ﷺ پر بے شمار درود و سلام نازل فرما، اور آپ کے خلفائے راشدین، امہات المؤمنین ازواج مطہرات، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا؛ اور ان لوگوں سے بھی جو قیامت تک احسان و خوبی کے ساتھ ان کی پیروی کریں، اور اے سب سے بڑھ کر کرم کرنے والے! اپنے جود و کرم

سے ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا۔ اے اللہ! ایمان کو ہمارے لیے محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں کی زینت بنا، نیز کفر، گناہ اور نافرمانی کو ہمارے لیے ناپسندیدہ بنا دے، اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما لے! اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ و سرفرازی عطا فرما، اور شرک اور مشرکوں کو ذلیل و رسوا کر دے! اے اللہ! کویت اور اس کے باشندوں کی ہر شر، فتنہ اور ناپسندیدہ امر سے حفاظت فرما، اور اس ملک کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن و آشتی اور اطمینان کا گہوارہ بنا دے! اے اللہ! سرحدوں کے محافظ ہمارے بھائیوں، سکیورٹی فورسز، دفاعی اداروں، نیشنل گارڈز، فائر بریگیڈ اور ملک کے امن و امان پر مامور تمام اہلکاروں کی حفاظت فرما، اور ان کے قدموں کو ثبات و استقامت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہوتا ہے، اور انہیں نیکی اور تقویٰ کی راہ پر گامزن رکھ!

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی